برقِ آسمانی
بر
فتنۂ شیطانی
حضرت علامہ
مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی
البرھان پبلی کیشنز

یا اللہ جل جلالہٗ ۷۸۶/۹۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تیرے اعداء میں رضا کوئی بھی منصور نہیں
بے حیا کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

نام نہاد مناظر اسلام ملاں یوسف رحمانی کے ابلیسی افتراءت
و شیطانی خرافات کا مدلل و مسکت جواب

برق آسمانی بر فتنہ شیطانی

اہل علم و انصاف کی خدمت میں ایک اہم پیشکش اور دعوت غور و فکر

فاتح نجدیت
از قاطع دیوبندیت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی

البرہان پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین

وعلیٰ آلک واصحابک یا سید المرسلین

نام کتاب	برق آسمانی بر فتنۂ شیطانی
مصنف	علمبردارِ مسلک اعلیٰ حضرت ضیغم اہلسنت علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی
ضخامت	۲۰۸ صفحات
ناشر (طبع اوّل)	مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، ساہیوال
اشاعت حاضرہ	۲۵ صفر المظفر ۱۴۲۴ ہجری قدسی/اپریل ۲۰۰۳ء
ناشر	البرہان پبلیکیشنز، لاہور
زیرِ اہتمام	محمد سلیم جلالی قادری
ہدیہ	

﴿ ملنے کا پتہ ﴾

☆ ناظم اعلیٰ بزمِ رضویہ، ۳۷/۱۴ اداتا نگر بادامی باغ، لاہور

☆ مکتبۂ اعلیٰ حضرت، گنج بخش روڈ، لاہور ☆ سُنی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور

☆ شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور ☆ ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ، لاہور

☆ مکتبۂ رضویہ، آرام باغ روڈ، کراچی ☆ مکتبہ انوارِ رضا، مقام رضا، مدینہ ٹاؤن میلسی

☆ مکتبۂ اہل سُنّت (انجمن انوار القادریہ) برائٹ کارنر دوکان نمبر ۹ سبزی منڈی، کراچی

☆ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم، کڈھالہ (مجاہدہ آباد)، ضلع بھمبر، آزاد کشمیر براستہ گجرات

☆ رضا اکیڈمی ۲۶/کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی نمبر ۳

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

اس میں ملاں جوزف نے یہ مسلمان ہیں کہہ کر اہل سنت کو مسلمان تو تسلیم کر لیا ہے اور اس کے باوجود وہ جو بکواس کرتا ہے وہ شیطانی فیض ہے۔

اپنے کذاب ہونے کا اقرار

کہتے ہیں جھوٹے آدمی کا حافظہ بہت کمزور ہوتا ہے یہی حال جوزف شیطانی کا ہے۔ صہ ۹ پر لکھتا ہے

"رضاخانی خدا" اس کے ذیل میں ہے،

فرید باصفا ہستی — محمد مصطفیٰ ہستی
چھپا کو یم چھپا ہستی — خدا ہستی خدا ہستی

ان اشعار کا صحیح مفہوم سمجھے بغیر "رضاخانی خدا کی سرخی جمادی لیکن چونکہ یہ جھوٹا ہے پرلے درجہ کا کذاب ہے حافظہ کمزور ہے اس کو یاد نہیں رہا۔ اس بدبخت نے صہ ۲۹ پر لکھا تھا" احمد رضا خاں بریلویوں کے خدا ہیں" ملاحظہ ہو "سیف شیطانی" صہ ۲۹۔

قارئین کرام! غور فرمائیں اس کمینے کذاب کی کوئی بات صحیح بھی ہے۔ کیا یہ مردود عالم کہلانے کا مستحق ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ یہ دیدہ دانستہ دوسروں کے خلاف بلا ثبوت و دلیل بکواس کر کے اپنے اکابر کی پگڑیاں اچھلوانا چاہتا ہے۔ کیونکہ آسمان پر تھوکا ہوا منہ پر آکر پڑتا ہے۔

صفحہ ۹۸ پر لکھتا ہے" ایک شخص نے حضرت بایزید بسطامی کو بیت اللہ کے طواف کے لئے مکہ معظمہ جا رہے تھے فرمایا کہ اگر بیت اللہ کا طواف کرنا ہو تو مکہ معظمہ جاؤ اور اگر خدا کا طواف کرنا ہو تو میرا طواف کر لو"

اگرچہ حوالہ ناتمام و خیانت شدہ ہے۔ ہم اس پر مختصراً عرض کریں گے کہ اہل اللہ کے کلام کو سمجھنا جاہل و مجہول ملاں جوزف کے بس کا روگ نہیں۔ ممکن ہے اُن بزرگ کی مراد یہ ہو

کہ قرآن مجید میں ہے ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی اللہ تعالیٰ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے بطواف چکر لگانے کو کہتے ہیں اس اعتبار سے انہوں نے ایسا کہا ہوگا اور پھر ملاں جوزف خود اپنی سیف شیطانی کے صفحہ ۲۶ پر تسلیم کرتا ہے:

"بعینہ اسی طرح وجد و ذوق اور سکر کی حالت میں اگر کوئی شخص چند کلمات کسی کی مدح میں کہہ بیٹھے یا فرط محبت میں ایسے الفاظ نکل جائیں جو کہ ظاہری طور پر شریعت کے خلاف معلوم ہوں تو اول اس کی تاویل کرلی جائے گی اگر تاویل نہ ہو سکے تو پھر قائل کا اعتقاد پوچھا جائے گا اور وہ ظاہر معنی کا معتقد نہیں ہے تو پھر اس پر حکم تکفیر عائد نہ ہوگا"

کیا ملاں جوزف نے اپنے اکابر کے اقوال کی تاویل کا ہی ٹھیکہ لیا ہوا ہے وہ حقیقی اولیاء اللہ اور مشائخ کرام کے اقوال کی تاویل نہیں کرسکتا! ملاں جوزف نے اپنی اسی کتاب کے ص۳۳ و ص۹۴ پر فقیر راقم الحروف کے متعلق لکھا ہے کہ وہ علماء کی عبارات کو کس طرح سمجھ سکتا ہے۔ جب اس کا یہ قول ہے کہ ہم دیوبندی ملاؤں کی عبارات نہیں سمجھ سکتے تو پھر یہ خود بتلائے کہ کیا وہ خود حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ جیسے باکمال بزرگ اور آپ کے ہم عصر اکابر اولیاء اللہ کے عارفانہ اقوال کو کیسے سمجھ سکتا ہے؟ اور اس شیخ علیہ الرحمۃ نے تو حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کو بیت اللہ کے طواف کے لئے مکہ معظمہ جانے کو فرمایا۔ لیکن دیوبندی مولوی محمود الحسن کہتے ہیں کعبہ شریف سے نا رشید گنگوہی کے وطن گنگوہ چلو۔ اپنے مرثیہ میں لکھتے ہیں:

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

بتلایئے کعبہ میں کس چیز کی کمی تھی؟ کیا وہاں عرفانی ذوق و شوق پیدا ہونے کا روحانی سامان نہ تھا؟ اور پھر دیوبندی تو مولوی رشید احمد گنگوہی جی کو اپنا دینی و ایمانی قبلہ و کعبہ مانتے ہیں۔ محمود الحسن جے ہند کا نعرہ مار کر لکھتا ہے:

ہمارے قبلہ وکعبہ ہو تم دینی و ایمانی

"مرثیہ گنگوہی" صفحہ ۶ از محمود الحسن شیخ دیوبند)

یہ ہے دیوبندیوں کے شیخ کی جرأت کہ مسلمانوں کے دینی و ایمانی قبلہ وکعبہ کی جگہ گنگوہی کو اپنا قبلہ وکعبہ بنالیا۔ حالانکہ وہ گنگوہی سختی سے منع بھی کر گیا تھا۔

ملاحظہ ہو:

حضور علیہ السلام کو قبلہ وکعبہ کہنا مکروہ تحریمی و منع ہے۔

سوال:۔ قبلہ وکعبہ یا قبلہ دارین کعبہ کونین یا قبلہ دینی وکعبہ دنیوی .... یا مثل ان الفاظ کے القاب و آداب .... کسی کو تحریر کرنے جائز ہیں یا نہیں؟ حرام ہے یا غیر حرام؟ مکروہ تحریمی یا تنزیہی؟

الجواب:۔ ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی (قریب حرام) ہیں لقولہ علیہ السلام لا تطروني الحدیث رواہ البخاری والمسلم۔ جب زیادہ مدح شان نبوی سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم (رشید احمد گنگوہی" فتاویٰ رشیدیہ" صفحہ ۵۱۸)

مقام غور و فکر ہے کہ جو چیز نبی علیہ السلام کے لیے مکروہ و ممنوع تھی وہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے لئے عین ایمان و اسلام کیسے بن گئی بلکہ محمود الحسن نے رشید گنگوہی کو دینی و ایمانی قبلہ وکعبہ قرار دے دیا۔ دیوبندیوں کو چاہیئے کہ کعبہ شریف کی بجائے رشید گنگوہی کی قبر کا حج کیا کریں۔

مصنف "سیف شیطانی" نے صفحہ ۹ پر پھر دوبارہ "ہفت اقطاب" کے اشعار نقل کئے حالانکہ ان کا جواب ہو چکا ایک چیز کے بار بار اعادہ سے کیا حاصل؟

حضرت حسین بن منصور پر افتراء | لکھتا ہے "ایک شخص نے حضرت (حسین بن منصور) کو کہا اے حسین بن منصور تو پیغمبر ہونے کا دعویٰ

۷۔ ہمارے قبلہ وکعبہ ہو تم دینی و ایمانی

"مرثیہ گنگوہی" ص۶ از محمود الحسن شیخ دیوبند)

یہ ہے دیوبندیوں کے شیخ کی جرأت کہ مسلمانوں کے دینی و ایمانی قبلہ وکعبہ کی جگہ گنگوہی کو اپنا قبلہ وکعبہ بنالیا۔ حالانکہ وہ گنگوہی سختی سے منع بھی کر گیا تھا۔

ملاحظہ ہو:

حضور علیہ السلام کو قبلہ وکعبہ کہنا مکروہ تحریمی و منع ہے۔

سوال:۔ قبلہ وکعبہ یا قبلہ دارین کعبہ کونین یا قبلہ دینی وکعبہ دنیوی .... یا مثل ان الفاظ کے القاب و آداب ...... کسی کو تحریر کرنے جائز ہیں یا نہیں؟ حرام ہے یا غیر حرام؟ مکروہ تحریمی یا تنزیہی ؟

الجواب:۔ ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی (قریب حرام) ہیں لقولہ علیہ السلام لا تطروني الحديث رواه البخاري والمسلم۔ جب زیادہ مدح شان نبوی سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم (رشید احمد گنگوہی" فتاوی رشیدیہ" ص۱۵۸)

مقام غور و فکر ہے کہ جو چیز نبی علیہ السلام کے لیے مکروہ و ممنوع تھی وہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے لئے عین ایمان و اسلام کیسے بن گئی بلکہ محمود الحسن نے رشید گنگوہی کو دینی و ایمانی قبلہ وکعبہ قرار دے دیا۔ دیوبندیوں کو چاہیئے کہ کعبہ شریف کی بجائے رشید گنگوہی کی قبر کا حج کیا کریں۔

مصنف "سیف شیطانی" نے ص۹ پر پھر دوبارہ "ہفت اقطاب" کے اشعار نقل کئے حالانکہ ان کا جواب ہو چکا ایک چیز کے بار بار اعادے سے کیا حاصل ؟

حضرت حسین بن منصور پر افتراء

لکھتا ہے "ایک شخص نے حضرت (حسین بن منصور) کو کہا اے حسین بن منصور تو پیغمبر ہونے کا دعویٰ

کرتا ہے حضرت حسین نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر میری قدر کم کردی میں تو خدائی کا دعویٰ
کرتا ہوں" صـ۹ "سیف شیطانی"۔

یہ عبارت بھی نامکمل و نا تمام نقل کر کے دھوکہ دیا ہے اور پھر اس کے حوالے کے طور پر
"فوائد فریدیہ" کا نام لکھا ہے جو حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے جن کو ملاں
جوزف برگزیدہ انسان (ولی کامل) مانتا اور رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے ملاحظہ ہو صـ۵ و صـ۹۔
اس کے علاوہ مذکورہ بالا الفاظ بھی ذو معنی ہیں قائل کو کفر سے بچایا جائے گا اور الفاظ کو
غیر کفریہ معنیٰ پر محمول کیا جائے گا حضرت حسین بن منصور نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر میری
قدر کم کردی میں تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یعنی افسوس تو اس لئے کہ نبی کہنے سے آپ کی
قدر اس لئے کم ہوئی کہ پیغمبری و نبوت کا دعویٰ کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے۔ ایک ولی پر
جب یہ الزام لگایا جائے کہ آپ پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں تو وہ یہی فرمائے گا میری قدر کم
کردی یعنی معاذ اللہ میں ایسا کہوں تو ولایت ختم اور مرتد ہو جاؤں۔ باقی رہا میں خدائی کا دعویٰ
کرتا ہوں تو مطلب یہ کہ میں خدائی (مخلوق) سے ہوں جیسے کہا جاتا ہے خدا کی خدائی میں کوئی
بھی شخص حضور علیہ السلام سے افضل و اعلیٰ و برتر و بالا نہیں خدائی بمعنی مخلوق محمول کیا جائے
گا۔ اور اس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ لایعنی و بے معنی اعتراض سے کیا حاصل۔؟

اپنے منہ کافر

اسی طرح صفحہ ۹۸ پر ملاں جوزف نے لکھا ہے حضرت حسین نے فرمایا
میں حق (خدا) ہوں۔ یہاں ملاں نے حق سے مراد خدا لیا ہے اور لفظ
خدا بطور وضاحت بریکٹ میں اپنی طرف سے بند کیا ہے لیکن اس احمق نے خود صفحہ ۷۶
"سیف شیطانی" پر لکھا ہے علماء حق (علماء دیوبند)۔ یہاں ملاں جوزف علماء دیوبند کو
علماء حق (خدا) کہہ کر اپنے منہ کافر ہوا۔

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا
جو کچھ کیا وہ تو نے کیا بے خطا ہوں میں

ملاں جی نے احمد نافعی جامی زندہ فیل کے حوالہ سے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا۔

"ہم خدائے ذوالجلال اور پاک ذات ہیں۔" فیوضات فریدیہ ترجمہ فوائد فریدیہ ص۹۱۔

ہم خدا کی ذات ہیں۔ ص۵۸ "فوائد فریدیہ" کا ترجمہ "فیوضات فریدیہ"

ہم حیران ہیں جن بزرگ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ نے ان اقوال کو مرتب کیا ان کو تو ملاں جو زف برگزیدہ انسان مانتا اور رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے اور ظاہری الفاظ کو بطور اعتراض نقل کر رہا ہے۔ مصنف "سیف شیطانی" یہ بتلائے کہ احمد نافعی جامی زندہ فیل یہ کہہ کر کافر ہوئے یا نہیں۔؟ ملاں گول مول بات کیوں کرتا ہے۔؟ ملاں جی ص۲۶ پر تو ظاہری طور پر شریعت کے خلاف باتوں کی تاویل کا قائل نظر آتا ہے لیکن یہاں خود معترض ہو رہا ہے اور تاویل کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے۔ کوئی اصول بھی ہے یا نہیں ؟

سرسید کے متعلق فتویٰ

اس عنوان کے تحت ص۹۹ پر بحوالہ انتظام المساجد "چٹان"، جنوری ۱۹۶۳ء نامعلوم کس صاحب کا فتویٰ نقل کیا ہے اور اس کا کیا مقصد ہے ہم نے "تکفیری افسانہ" میں اشرف علی صاحب تھانوی اور انور کاشمیری صاحب کے سرسید کے خلاف فتاویٰ اس لئے نقل کئے تھے کہ دیابنہ ہم اہل سنت پر تکفیر کا الزام عائد کرتے ہیں لیکن حسب مرضی وہ خود بھی تکفیر کا مشغلہ اختیار کرتے ہیں اگر اس نے ہمارے اکابر کا فتویٰ "چٹان" کے حوالہ سے نقل کیا ہے تو یہ اس کی بے وقوفی ہے۔ ہم اہل سنت پر تو دیابنہ تکفیر کا الزام عائد کرتے ہی ہیں لیکن ہم نے "تکفیری افسانہ" میں سرسید پر دیابنہ کے جو فتاویٰ نقل کئے تھے ان کا مقصد یہ تھا اور ہم نے یہ ثابت کیا تھا کہ دیوبندی بھی تکفیر کرتے ہیں اور کفر ارتداد و گمراہی کے فتوے دیتے ہیں۔

حقہ کے متعلق فتویٰ

"سیف شیطانی" صفحہ ۹۹ پر اس عنوان سے اعلحضرت علیہ الرحمۃ کے مجموعہ فتاویٰ "احکام شریعت" کے حوالہ سے لکھا ہے۔

"جس نے حقہ پیا گویا اس نے کعبہ معظمہ میں اپنی ماں سے زنا کیا" (تقلیلاً) احکام شریعت ص۲۸۶ ج۲

نام نہاد کرامت گھڑی گئی ہے۔

● ....."مشہور شیعہ عالم اور وکیل مظہر علی اظہر انتقال فرما گئے...... نماز جنازہ دیال سنگھ کالج گراؤنڈ میں ۲۳۔ نومبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار ادا کی گئی نماز جنازہ صبح دس بجے حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ (جانشین مولوی احمد علی صاحب لاہوری) نے پڑھائی۔"

("خدام الدین" لاہور ۸۔ نومبر ۱۹۷۴ء ص۲)

مولوی رشید احمد گنگوہی

"صحابہ کرام کو ملعون و مردود کہنے والا سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا۔" ("فتاویٰ رشیدیہ" جلد ۲۔ ص۱۴)

بتایئے رافضیوں کے ہم عقیدہ ناری جہنمی معاذ اللہ اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خانصاحب ہیں یا اشرفعلی تھانوی، قاسم نانوتوی، رشید گنگوہی، محمد یعقوب نانوتوی، عبید اللہ انور۔؟

آپ ہی اپنی جفاؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہو گی

حضرت ابو الحسن خرقانی سے تمسخر

ص۱۱ پر لکھتا ہے۔ "خدا کے ساتھ بریلویوں کی کشتی۔" "حضرت ابو الحسن خرقانی نے فرمایا کہ صبح سویرے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور ہمیں پچھاڑ دیا"

("فیوضات فریدیہ" ص۴۳ ترجمہ "فوائد فریدیہ")

بریلویوں کا خدا بریلویوں سے کتنا بڑا ہے اس عنوان کے تحت لکھتا ہے: "یہ بھی فرمایا ہے (ابو الحسن خرقانی) نے کہ میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں"

("فیوضات فریدیہ" ص۴۳)

اب اس بے وقوف کو کون بتائے کہ حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ بریلوی کیسے ہو گئے؟ وہ غازی اسلام فاتح سومنات سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے ہمعصر ولی کامل اور شیخ وقت عارف باللہ ہیں۔ ملاں جوزف اپنے پاگل پن میں ان کو بریلوی کہہ رہا ہے

ملاحظہ ہو" نوائے وقت" لاہور ۵ فروری ۱۹۶۹ء صفحہ اوّل تلی ایڈیشن "سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے سومنات پر جو آخری ۱۷ واں حملہ کیا تو حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے خرقہ مبارک کے وسیلہ سے دعا کی" سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ سے بقول دیوبندی کتابچہ "دھماکہ" دو سو سال پہلے ہے (دھماکہ صفحہ ۱) اور بقول مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی "حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ المتوفی ۶۲۷ھ" گویا حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ کا زمانہ بقول دیوبندی مصنفین ۴۲۵ھ ہے گویا آج سے نو سو سال پہلے کے حوالہ جات وعقائد بھی اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے حصہ میں آگئے اور اس کی ذمہ داری بھی بریلویوں پر ہے درحقیقت یہ مردود بریلویوں پر الزام تراشی کے پردے میں حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ جیسے اکابر اسلام کی شان میں زبان درازی کر رہا ہے۔ حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ اور سلطان محمود غزنوی سے دیوبندیوں کو اس لئے دشمنی اور سخت ناگواری ہے کہ جن ہندوؤں کے حسین احمد مدنی، عطاء اللہ بخاری، کفایت اللہ دہلوی، ابوالکلام آزاد وغیرہ دیوبندی فلاں ایجنٹ تھے اور جن کے مال پر اہل دیوبند پلتے تھے ان ہندوؤں کے مرکز سومنات کے مندر پر محمود غزنوی نے حملہ کیوں کیا۔ حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ کے خرقہ مبارک کے وسیلہ سے دعا کیوں مقبول ہوئی، سومنات پر مسلمانوں کا قبضہ کیوں ہوا۔ درحقیقت مولوی جوزف اپنے ہندو آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے حضرت ابوالحسن خرقانی کے خلاف زبان درازی بہتان طرازی کر رہا ہے ورنہ اس جیسے جاہل مطلق کے بس کی بات نہیں کہ یہ عارف باللہ حضرت ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ العزیز کے عارفانہ کلام کو سمجھ سکے سمجھنا تو درکنار اس بدباطن نے تو دیدہ دانستہ مغالطہ دینے کے لئے عبارات بھی جوڑ توڑ کر کے نقل کی ہیں اور پھر حوالہ دی "فیوضات فریدیہ ترجمہ فوائد فریدیہ" کا ہے جس کے مصنف کو یہ برگزیدہ انسان اور رحمۃ اللہ علیہ لکھ کر ولی کامل تسلیم کرتا ہے۔

میں ملاں جوزف اور اس کے پاکستانی غلام خانی اکابر سے پوچھتا ہوں وہ صاف صاف بتائیں کہ ان کے نزدیک حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ اپنے ایسے عقائد جو "سیف شیطانی" میں مذکور ہیں کے باعث مسلمان ہیں یا نہیں؟

اگر فاتح سومنات سلطان اسلام محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے ملجاو ماویٰ حضرت عارف باللہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ بھی مسلمان نہیں تو پھر کیا مسلمانی کی ٹھیکیداری کانگرسی کٹھ پتلی حسین احمد صدر دیوبند کے پاس ہے؟ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

دو خدا کا تصور

کہتے ہیں۔ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے۔ یہی حال ٹکسالی مناظر اسلام مصنف "سیف شیطانی" کا ہے۔ ص ۱۰۲ پر بکتا ہے۔

"بریلویوں کا خدا مشرک ہے" العیاذ باللہ

حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف "فیوضات فریدیہ" کی ایک عبارت کو خیانت کے خنجر سے ذبح کرتے ہوئے اصل مفہوم کو مسخ کر کے لکھتا ہے کہ حقیقی موجد اور حقیقی مشرک خدا جل شانہٗ ہے۔ مصنف "سیف شیطانی" نے اپنے اس بیان سے شرک کدہ دیوبند کے چہرہ پر سے نقاب کشائی کرتے ہوئے اہل دیوبند کے دو خداؤں کے تصور کو بے نقاب کر دیا کیونکہ اہل دیوبند کے اس جاہل مطلق وکیل نے ص ۱۰۲ کی سرخی میں خود لکھا ہے "بریلویوں کا خدا مشرک ہے" گویا اہل دیوبند کے نزدیک خدا بھی دو بلکہ متعدد ہو سکتے ہیں بریلویوں کا خدا جدا ہے اہل دیوبند کا جدا ہے۔ مرزائیوں کا جدا ہے شیعوں کا جدا ہے۔ دو خداؤں کا تصور پیش کر کے مصنف "سیف شیطانی" خود مشرک ہوا۔ کیونکہ بریلوی تو کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ ان کا خدا جدا ہے اور اہل دیوبند کا جدا ہے۔ اور پھر العیاذ باللہ کا کیا مطلب؟ جب (معاذ اللہ) مصنف "سیف شیطانی" کے نزدیک بریلویوں کا خدا ہے ہی جدا تو پھر اس کے مشرک ہونے پر اسے کیا غم؟ بریلویوں کے خدا کو مشرک لکھتے وقت العیاذ باللہ لکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ خود بھی اپنے بقول اسی مشرک خدا کو ماننے والا ہے۔ مشرک خدا کو خدا مان کر ملاں جی

میں تمام جوزف اور اس کے پاکستانی غلام خانی اکابر سے پوچھتا ہوں وہ صاف صاف بتائیں کہ ان کے نزدیک حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ اپنے ایسے عقائد جو "سیف شیطانی" میں مذکور ہیں کے باعث مسلمان ہیں یا نہیں؟

اگر فاتح سومنات سلطان اسلام محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے ملجا و ماوی حضرت عارف باللہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ بھی مسلمان نہیں تو پھر کیا مسلمانی کی ٹھیکیداری کانگرسی کٹھ پتلی حسین احمد صدر دیوبند کے پاس ہے؛ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

دو خدا کا تصور

کہتے ہیں۔ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے۔ یہی حال ٹکسی مناظر اسلام مصنف "سیف شیطانی" کا ہے۔ ص۱۰۲ پر بکتا ہے۔

"بریلویوں کا خدا مشرک ہے" العیاذ باللہ

حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف "فیوضات فریدیہ" کی ایک عبارت کو خیانت کے خنجر سے ذبح کرتے ہوئے اصل مفہوم کو مسخ کر کے لکھتا ہے کہ حقیقی موجد اور حقیقی مشرک خدا جل شانہٗ ہے۔ مصنف "سیف شیطانی" نے اپنے اس بیان سے شرک کدہ دیوبند کے چہرہ پر سے نقاب کشائی کرتے ہوئے اہل دیوبند کے دو خداؤں کے تصور کو بے نقاب کر دیا کیونکہ اہل دیوبند کے اس جاہل مطلق وکیل نے ص۱۰۲ کی سرخی میں خود لکھا ہے "بریلویوں کا خدا مشرک ہے" گویا اہل دیوبند کے نزدیک خدا بھی دو بلکہ متعدد ہو سکتے ہیں بریلویوں کا خدا جدا ہے اہل دیوبند کا جدا ہے۔ مرزائیوں کا جدا ہے شیعوں کا جدا ہے۔ دو خداؤں کا تصور پیش کر کے مصنف "سیف شیطانی" خود مشرک ہوا۔ کیونکہ بریلوی تو کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ ان کا خدا جدا ہے اور اہل دیوبند کا جدا ہے۔ اور پھر العیاذ باللہ کا کیا مطلب؟ جب (معاذ اللہ) مصنف "سیف شیطانی" کے نزدیک بریلویوں کا خدا ہے ہی جدا تو پھر اس کے مشرک ہونے پر اسے کیا غم؟ بریلویوں کے خدا کو مشرک لکھتے وقت العیاذ باللہ لکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ خود بھی اپنے قول اسی مشرک خدا کو ماننے والا ہے۔ مشرک خدا کو خدا مان کر ملاں جی

خود بھی رجسٹرڈ مشرک ثابت ہوئے ۔

الجھا ہے پاؤں نجدی کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اور پھر خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ کو یہ بدبخت خود بھی رحمۃ اللہ علیہ اور برگزیدہ انسان مان کر ولی کامل تسلیم کر چکا ہے اگر خدانخواستہ فی الواقعہ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ نے ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ جاہل مصنف نے سمجھا تو پھر اپنے بقول مشرک خدا کے بندے کو ولی کامل مان کر رحمۃ اللہ علیہ لکھ کر پھر دوبارہ اپنے ہی فتویٰ سے ڈبل مشرک ہوا۔

حضرت فضیل ابن عیاض اور امام جعفر صادق پر افتراء

صـــ۱۱۲ پر ہی خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی "فیوضات فریدیہ" کے حوالے سے لکھا ہے،

(۱) حضرت فضیل ابن عیاض نے فرمایا۔ میں عرش وکرسی لوح اور قلم ہوں۔ میں جبرائیل۔ میکائیل، اسرافیل، عزرائیل ہوں میں ہی موسیٰ و عیسیٰ اور محمد ہوں۔

(۲) امام جعفر صادق نے فرمایا ہے۔ میں قرآن مجید کو جتنا بار پڑھتا ہوں کہ قرآن کو اپنا ہی کلام سمجھتا ہوں۔

بتلائیے ان دونوں بزرگوں میں سے کون سا فاضل بریلی ہے یا کون سا فاضل بریلوی کے حلقہ بیعت میں شامل ہے ؟ ایک ہزار سال سے بھی زمانہ پہلے کے بزرگوں کے اقوال کو بریلویوں کے ذمہ لگایا جا رہا ہے۔ ہم بقلم خود مناظر اسلام سے پوچھتے ہیں اگر فی الواقعہ حضرت فضیل بن عیاض اور حضرت امام جعفر صادق کے ایسے عقائد ہیں جیسا کہ تم نے نقل کیا تو بتائیے ایسا لکھنے والوں کے متعلق صاف و صریح حکم شرعی کیا ہے آیا وہ مسلمان ہیں یا کافر و مرتد و مشرک ہیں ؟ ملاں جی کی حالت عجیب ہے۔

ع صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

قاری لعلم خود مناظر اسلام پر لازم ہے کہ اپنے استاد خانہ ساز شیخ القرآن سے فوراً مشورہ کر کے امام جعفر صادق اور حضرت فضیل بن عیاض پر فتویٰ شرعی واضح کرے اور پھر بتائے کہ جن بزرگ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی کتاب "فیوضات فریدیہ" میں یہ بات ہے وہ مسلمان ہیں یا نہیں اگر نہیں ہیں تو صاف لکھیں اور اگر یہ اور فضیل بن عیاض اور امام جعفر صادق قدست اسرار ہم مسلمان ہیں تو اس چرب زبانی سے کیا حاصل ؟

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

قارئین کرام! غور فرمادیں کہ اہل دیوبند کا یہ فاضل جاہلیات خدام بارگاہ بریلی اور فاضل بریلوی مولانا الامام احمد رضا قدس سرہٗ کے پردہ میں کہاں کہاں تک ہاتھ صاف کر رہا ہے اور کتنے جلیل القدر بزرگوں پر زبان درازی وافترا پردازی کی مشق کر رہا ہے۔ اور یہودیوں کی طرح صریح مجرمانہ خیانتوں میں شرم وحیا، غیرت محسوس نہیں کرتا۔ اگر کوئی سنی مسلمان نانوتوی، گنگوہی، تھانوی وغیرہ کی گستاخانہ کفریہ عبارات نقل کرے تو اہل دیوبند کی چیخیں نکل جاتی ہیں لیکن وہ خود حضرت فضیل بن عیاض اور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر و عظیم المرتبت اکابر اسلام کے ذمہ گستاخانہ کفریہ عقائد لگا رہا ہے اور مسلمانوں کے قلوب پر نمک پاشی کر رہا ہے۔

علامہ امام شعرانی اور سیدی علی خواص کا رد

مصنف "سیف شیطانی" نے اکابر اسلام معتمدر ائمہ دین واہل اللہ کے خلاف علم بغاوت اٹھایا ہوا ہے صـ۱۰۳ پر سرخی لگائی ہے" بریلویوں کے ولی کی پہچان" ہمارے نزدیک کوئی شخص مرد کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مرید کی تمام حرکات کو نہ جانتا ہو جو یوم الست بربکم سے لے کر جنت یا دوزخ میں پہنچنے تک ہیں یعنی ہر مرید کے انقلابات نسبی اور انقلابات صلبی ازل سے ابد تک نہ جانتا ہو۔ "(نجم الرحمٰن صـ۱۰۳ و صـ۱۰۴)

حالانکہ یہ بات مولانا علامہ غلام محمود صاحب پپلانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علامہ امام شعرانی کے حوالے سے نقل کی ہے پوری عبارت یوں ہے "حضرت علامہ امام شعرانی کبریت احمر کے ص۱۹۱ پر فرماتے ہیں حضرت سیدی علی خواص کو میں نے سنا تھا۔ انہوں نے فرمایا ہمارے نزدیک کوئی شخص مرد کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مرید کی تمام حرکات کو نہ جانتا ہو الخ نجم الرحمان ص۹۰ و ص۹۱"

کوئی اس بے وقوف کو بتلائے کہ علامہ امام شعرانی اور سیدی علی خواص بریلوی کب ہوئے وہ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ سے سینکڑوں سال پہلے ہوئے ہیں۔ یہ واقعہ علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ کی کتاب کبریت احمر ص۱۹۱ پر موجود اور سیدی علی خواص علیہ الرحمۃ سے منقول ہے علامہ شعرانی وہ ہیں جن کو دیوبندی حکیم الامت تھانوی جی نے "جمال الاولیاء" میں جگہ جگہ امام شعرانی کہہ کر ذکر کیا ہے۔ اور ان کو امام تسلیم کیا ہے ملاحظہ ہو ص۴۸۔ مگر بقلم خود مناظر اسلام عقل سے اتنا پیدل ہے کہ وہ بریلویت اور فاضل بریلوی کے بغض و عناد سے مجبور ہو کر علامہ امام شعرانی اور سیدی علی خواص تک پر ہاتھ صاف کر رہا ہے اور حیاء محسوس نہیں کرتا۔

گندہ ذہنی قاں مناظر اسلام بننے کے جنون میں مبتلا ہو کر ص۱۰۳ پر ہی بعنوان عارف کی پہچان" رقمطراز ہے "ان کے نزدیک یہ ہے کہ وہ عورتوں کے اندام مخصوصہ کو ہر وقت زیر نظر رکھتا ہو" (نجم الرحمن ص۱۰۱)

حالانکہ علامہ اجل مولانا حافظ غلام محمود صاحب قدس سرہٗ نے یہ الفاظ اپنے زمانہ کے خر دماغ وہابیہ و دیابنہ کے نقل کئے ہیں۔ وہ علامہ شعرانی سے سید علی خواص کا قول نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں"۔ لیجئے یہ عبارت ہے جس پر دیدار نگی (دیوبندی وہابی) مینڈک نے ٹرا ٹرا کر آسمان سر پر اٹھا لیا ہے ابھی یہ لوگ دام مارگی ہیں اور عارف کی پہچان ان (سینوں) کے نزدیک یہ ہے کہ وہ عورتوں کے اندام مخصوصہ کو ہر وقت زیر نظر رکھتا ہو۔ لاحول ولاقوۃ جہالت اور ضد سخت مہلک بیماریاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے" (نجم الرحمن ص۱۰۱)

انصاف پسند قارئین کرام غور فرمائیں خیانت اور بے ایمانی ملاں نام نہاد یوسف رحمانی اور اس کے اکابر کا جدّی پیشہ ہے یا نہیں؟ جو بات علامہ غلام محمود علیہ الرحمۃ نے نہیں فرمائی وہ اُن کے ذمہ لگائی جا رہی ہے۔ علامہ شعرانی کی جس عبارت سے وہابیہ نے جاہلانہ خرافات و گندہ ذہنی کا مظاہرہ کیا تھا مولانا غلام محمود صاحب اُن کی اُس گندہ ذہنی خرد ماغی کا جواب دے رہے ہیں لیکن یہ جاہل مطلق اور کورے باطن کا اندھا دہی بات علامہ غلام محمود صاحب کے ذمہ لگا کر اس کو بریلویوں کے "عارف کی پہچان" کا عنوان دے کر اپنے جاہل و خائن ہونے کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ ہم حیران ہیں جو جاہل اعظم کتاب پڑھتے وقت یہ تک نہ سمجھ سکتا ہو کہ کتاب کا کون سا لفظ مصنّف کا اپنا ہے کون سا حوالہ ہے اور کون سا لفظ معترض کا کون سا موید کا ہے۔ اس کے سر پر مصنّف اور مناظر بننے کا بھوت سوار ہے۔ شاید غلام خاں کے اس جیّد عالم نے یہ سمجھا ہوگا کہ وہ دیوبندی جاہل قوم کے سامنے تقریر کر رہا ہے تقریر ہوا میں اُڑ جائے گی کون گرفت کرے گا لیکن اُس کو اور اُس کے استاد بد نہاد کو یہ علم نہیں کہ یہ تحریر ہے یہ قیامت تک اہل دیوبند کی جہالت و حماقت کا ثبوت فراہم کرتی رہے گی۔ بلا شبہ "سیف رحمانی" دیوبندی جہالت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ تعجب ہے کیا ملاں جوزف جہالت کے اسی زعم میں علماء عرب و عجم کے ممدوح اہل سنّت امام و سرتاج اس صدی کے مجدد برحق پچاس مختلف علوم و فنون میں ایک ہزار سے زائد کتب کے مصنف اعلیٰحضرت الامام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کے مقابل خم ٹھونک کر کھڑا ہے؟ بے حیا باش ہر چہ خواہی کن

کیا ملاں جوزف اور اس کے استاد بدنہاد اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ الخ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ۔ وَتَقَلُّبَکَ فِی السَّاجِدِیْنَ وغیرہ آیات کریمہ کا بھی یہی مفہوم لے کر کہیں گے کہ بریلویوں کا خدا وہ ہے عورتوں کے اندام مخصوصہ و مادہ کے رحم پیٹ میں بچوں کے بڑھنے وغیرہ کا علم رکھتا ہے۔ سچ ہے،

؎ منادی دین کے ہمراہ عزت شرم و غیرت کی

کیا آفتاب کی روشنی بول و براز پر پڑنے سے نجس ہو جائے گی۔ کہیں تو عقل و شعور کا دامن تھامیئے سطحی باتوں فرسودہ اعتراضات سے جاہل دیوبندی قوم کا جی بہلایا جاسکتا ہے مگر اہل علم دُنیا سے ناپید نہیں ہو گئے ہیں۔ کاش کہ ملاں جی سُنّی مسلک پر زبان طعن دراز کرنے سے قبل اپنے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی کی شیخ کے حاضر و موجود ہونے سے متعلق "امداد السلوک" کا مطالعہ کرتا جس کا حوالہ گذشتہ اوراق پر نقل ہو چکا ہے۔

مصنف کی دیدہ دلیری کے ساتھ مسلسل حماقتوں پر حیرت ہوتی ہے کہ یہ شخص خیانت کے فن میں کمال و عروج کو پہنچا ہے اور نہایت ڈھیٹ واقع ہوا ہے اسی صفحہ پر لکھتا ہے:

یعقوب فرماتے ہیں کہ وہ مرد ہر اُس حمل کی حالت پر مطلع فر ہوتا ہے جو ابھی تک ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے (یعنی) کہ کسی عورت کو حمل قرار نہیں پاتا مگر وہ اُسے جانتا اور دیکھتا ہے " (نجم الرحمن ص۱۰)۔

حالانکہ یہ بات بھی علامہ وقت مولانا غلام محمود صاحب علیہ الرحمۃ نے حضرت عارف باللہ یعقوب خادم حضرت سیدی سید احمد رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے نقل فرمائی ہے جس کو علامہ فاروقی نے اپنی کتاب "التوحید" میں نقل کیا جس کی تفصیل علامہ امام شعرانی علیہ الرحمۃ نے "لطائف" صہ۲۹۲ جلد ۱۔ میں بیان فرمائی۔ مگر اعتراض ہے مذہب اہل سنت پر کیونکہ اس بازی ہو رہی ہے امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے خلاف۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟

دیوبندی حکیم الامت کا چُورن

ہم سمجھتے ہیں کہ دیوبندیت و وہابیت کے نوزائیدہ مبلغ و مناظر کے جو اندام مخصوصہ کا مرض ہے وہ قرآن و احادیث کے دلائل سے رفع نہیں ہو گا۔ اس کے رحم کی خرابی اور ورم تو دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب کے چُورن سے ختم ہو گا۔ ویسے بھی ملاں جوزف کو چُورن بہت پسند ہے تو لیجئے تھانوی کا چُورن حاضر ہے:

"میں (اشرف علی تھانوی) ایک مجذوب کی دُعا سے پیدا ہوا ہوں جن کا نام حافظ غلام مرتضیٰ

ہے۔ اُن سے کہا گیا تھا کہ "اس لڑکی میری (اشرف علی کی) والدہ کے اولاد زندہ نہیں رہتی تو (مجذوب صاحب نے) فرمایا" عمر اور علی کی کھینچا تانی میں ٹوٹ جاتی ہے اب جو اولاد ہو علی کے سپرد کر دینا"۔ اس کو کوئی نہیں سمجھا میری والدہ سمجھ گئیں اور کہنے لگیں "باپ فاروقی ہیں اور ماں علوی اور نام بچوں کے والد کے نام پر رکھے جاتے ہیں اب جو اولاد ہو ماں کے خاندان پر نام رکھو یعنی اس میں لفظ علی ہو" وہ (مجذوب) خوش ہوئے اور فرمایا یہ لڑکی (اشرف علی کی والدہ) بڑی ذہین ہے یہی مطلب تھا" نانی صاحبہ نے فرمایا "تو آپ ہی نام رکھ دیجئے" فرمایا "دو لڑکے ہوں گے ایک کا نام اشرف علی خاں رکھنا اور ایک کا اکبر علی خاں" عرض کیا گیا "کیا یہ پٹھان ہیں" فرمایا "ہاں ہاں ایک کا اشرف علی اور ایک کا اکبر علی رکھنا ایک ہمارا ہوگا وہ حافظ اور مولوی ہوگا اور ایک دنیادار ہوگا پھر ہم دو بھائی ہوئے"۔

("افاضات یومیہ" حصہ پنجم ص۲۰۱)

نام نہاد مناظر اسلام کو چاہیئے کہ ہمیں بتائے کہ کیا مجذوب صاحب جناب تھانوی صاحب کی والدہ محترمہ کے اندام مخصوصہ اور رحم کی حالت و کیفیت پر ہر وقت نظر رکھتے تھے آخر اُن کو کیسے پتہ چل گیا کہ تھانوی صاحب کی والدہ محترمہ کے بچے عمر اور علی کی کھینچا تانی میں ٹوٹ جاتے ہیں؟ اور یہ کہ مجذوب نے کس طرح بتا دیا کہ اب اُن کے دو لڑکے ہوں گے؟ تھانوی صاحب کی والدہ محترمہ کے رحم و اندام مخصوصہ پر اُن کی نظر تھی یا نہیں؟ ــــ کہیئے جناب حکیم الامت کے چورن سے آپ کی بدہضمی دُور ہوئی یا نہیں؟

بانی مدرسہ دیوبند کا چورن

اندام مخصوصہ کا مرض ایسا ہوتا ہے کہ ٹلتے ہی ٹلتا ہے اور بیماری کوئی بھی ہو حکمار و اطبار اس پر متفق ہیں کہ آتی ہے گھوڑے کی چال اور جاتی ہے کیڑی (چیونٹی) کی چال۔ اُمید غالب تو یہ ہے کہ تھانوی جی کا چورن فلاں جوزف کے لئے شافی و کافی ہوگا کیونکہ وہ حکیم ہی نہیں بلکہ حکیم الامّۃ دیوبندیہ ہیں اور اگر نہیں جوزف کو اندام مخصوصہ کے دردناک مرض کی شدّت جان لیوا ہی ہے تو ہم اس کو بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمّد قاسم صاحب نانوتوی کے شفاخانہ لئے چلتے ہیں وہ ان کے سب سے

بڑے سول سرجن ہیں:

"مولانا (قاسم) نانوتوی فرماتے تھے کہ شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی کے ایک مُرید تھے جن کا نام عبداللہ خاں تھا اور قوم کے راجپوت تھے۔ اور یہ حضرت کے خاص مُریدوں میں سے تھے ان کی حالت یہ تھی اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ تعویذ لینے آتا تو آپ فرمادیا کرتے تھے "تیرے گھر میں لڑکی ہوگی یا لڑکا"۔ اور جو آپ بتلادیتے تھے وہی ہوتا ہے" (ارواح ثلاثہ صفحہ ۲۰۱)

اب جوزف جی ہی اس عقدہ کو حل کریں اور اس پھندے سے نکلیں۔ ہمیں بتائیں کہ تمہارے ولایتی پیر کے خاص دیسی مُرید صاحب کو عورتوں کے اندام مخصوصہ اور حمل کی خبر تھی یا نہیں؟ ہر حمل والی عورت کے پیٹ کے اندر لڑکا ہے یا لڑکی اس چیز پر ان کی نظر تھی یا نہیں؟ بریلوی ولی اور عارف کی پہچان بتانے سے پہلے گھر کے پیروں اور بزرگوں کی خبر لیں۔

یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

قارئین کرام غور فرمادیں کہ دیوبندیوں کے پیر بھی ولایتی ہوتے ہیں۔ کیوں نہ ہوں ان کا مرکز جو ولایت ہے اور ان کی سرکار برٹش اور بزبان خود یہ ان کے فرمانبردار اور وہ ان کی رحمدل گورنمنٹ۔ تفصیل کے لئے "تذکرۃ الرشید" ملاحظہ ہو۔

سیدی عبدالوہاب و سیدی احمد کبیر بدوی کی شان میں دریدہ دہنی

"سیف شیطانی" صفحہ ۱۰۳ پر لکھتا ہے۔ "بریلوی پیروں کے کرشمے۔" "حضرت سیدی عبدالوہاب اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں حضرت سیدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا اس مجمع میں چلے جاتے تھے۔ ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی فوراً نگاہ پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا النظر الاولی لک والثانیۃ علیک پہلی نظر تیرے لیے اور دوسری تجھ پر یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا۔ خیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وہ کنیز آپ کو پسند آئی جب مزار شریف پر

حاضر ہوئے ارشاد فرمایا کہ عبدالوہاب وہ کنیز تمہیں پسند ہے؟ عرض کی ہاں۔ اپنے شیخ سے کچھ چھپانا نہ چاہیئے۔ ارشاد فرمایا اچھا وہ کنیز ہم نے تم کو ہبہ کی۔ اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نذر کی خادم کو ارشاد ہوا انہوں نے آپ کی نذر کر دی۔ ارشاد فرمایا عبدالوہاب اب دیر کا ہے کی اسے فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔" (ملفوظات ۳ ص ۳۸)

جواباً عرض ہے کہ بلاشبہ سیدی عبدالوہاب شعرانی اور سیدی احمد کبیر بدوی علیہ الرحمۃ ہم اہل سنت کے پیر ہیں۔ اس دیوبندی مناظر اسلام نے اپنے زعم باطل میں علی الاعلان ان اولیاء کاملین کے خلاف نفرت انگیز و توہین آمیز مہم شروع کی ہے آتش غیظ و غضب میں اس عنید مصنف نے اپنی خرافات کا دائرہ سیدی اعلیٰحضرت قدس سرہٗ العزیز تک ہی محدود نہ رکھا بلکہ اکابر اولیاء کرام تک ہاتھ صاف کئے ہیں یہ اعتراض بریڈ فورڈ برطانیہ سے شائع ہونے والی "دھماکہ" نامی دیوبندی کتاب میں بھی کیا گیا تھا اور ہم نے بفضلہٖ تعالیٰ قہر خداوندی بر دھماکہ دیوبندی" ص ۶۸ و ص ۶۹ پر اس کا مدلل و مسکت جواب دیا ہے تفصیل وہاں ملاحظہ ہو مختصراً عرض ہے کہ نام نہاد دیوبندی مناظر کا یہ اعتراض شرعی و فقہی مسائل سے ناواقفیت اور اپنے اکابر سے ورثہ میں ملی ہوئی جہالت کا باعث ہے۔ قابل غور یہ امر ہے کہ کنیز یعنی شرعی باندی ہبہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ حدیث شریف "صحیح بخاری شریف" میں موجود ہے کہ حضرت اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں میں نے ایک کنیز آزاد کی تھی جب حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس تشریف لائے تو میں نے حضور کو اس کی اطلاع دی فرمایا اگر تم نے اپنے ماموں کو ہبہ کی ہوتی تو زیادہ ثواب ملتا۔ اسی طرح "ہدایہ" اور "در مختار" میں ہے "کنیز کو ہبہ کیا اور اس کے حمل کا استثنا کیا یا شرط کی کہ تم اس کو واپس کر دینا یا آزاد کر دینا یا مدبر کر دینا یا ام ولد بنانا یا مکان ہبہ کیا اور یہ شرط کی کہ اس میں سے کچھ جزو معین مثلاً کمرہ یا غیر معین مثلاً اس کی تہائی چوتھائی واپس کر دینا یا ہبہ میں یہ شرط کی کہ اس

کے عوض میں کوئی شے (غیر معین) مجھے دے دینا ان سب صورتوں میں ہبہ صحیح ہوگا (ہدایہ، درمختار)
جب حدیث وفقہ کی رو سے کنیز کا ہبہ ثابت ہے تو پھر واقعہ مذکورہ پر کیا اعتراض ہے؟ یا تو
دیوبندی ملاں بہر صورت اعتراض کرنے کے خبط کو ٹھکرا کر احادیث وفقہ کی روشنی میں
کنیز باندی شرعی کا ہبہ ناجائز ثابت کرے یا پھر بکواس بازی سے باز رہے اور پھر بحوالہ
کتب احادیث وفقہ یہ بھی ثابت کرے باندی شرعی یعنی کنیز بصورت ملک بغیر نکاح حلال
نہیں۔ اگر ایسا نہیں تو پھر تاجر کے مزار اقدس سیدی احمد کبیر بدوی کو کنیز نذر کرنے سیدی احمد
کبیر علیہ الرحمتہ کے امام سیدی عبدالوہاب شعرانی کو ہبہ کرنے اور ان کے حجرہ میں لے جا کر حاجت پوری
کرنے پر کیا اعتراض؟ اور اس کی دلیل شرعی اور ممانعت فقہی کیا ہے؟

اور پھر یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ یہ واقعہ کسی بریلوی یا فاضل بریلوی کا نہیں بلکہ سرکار
اعلحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ سے کئی سو سال پہلے کے بزرگوں کا ہے جن میں سے ایک کو
مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنی "جمال الاولیاء" صـ۵۷ و صـ۱۹۸ پر امام شعرانی امام شعرانی
لکھ کر ان کو ائمہ دین میں شامل کیا ہے۔ اور دوسرے بزرگ سیدی احمد کبیر بدوی علیہ الرحمتہ ان
امام شعرانی علیہ الرحمتہ کے پیر و مرشد ہیں جن کے متعلق تھانوی صاحب اپنی "جمال الاولیاء" صـ۲۰۸
پر لکھتے ہیں:

"امام شعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کہتے ہیں کہ یہ میں نے بچشم خود دیکھا۔ عزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کہتے ہیں
ان کو حضرت بدوی سے بہت زیادہ عقیدت تھی ...... یہ بار ہا ان سے گفتگو کرتے وہ
(سیدی احمد کبیر بدوی) قبر کے اندر سے جواب دیا کرتے تھے۔ شعراوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں
کہ میں نے خود سنا کہ یہ حضرت احمد (کبیر) سے باتیں کیا کرتے تھے وہ قبر کے اندر سے جواب
دیے رہے تھے۔"

الغرض ہر دو حضرات جلیل القدر اور اکابر دیوبند کے مسلّم ولی کامل ہیں۔ اس واقعہ کو بریلوی
پیروں کے کرشمے قرار دینا انصاف و دیانت سے کہاں تک ہم آہنگ ہے اس کا فیصلہ